REGD. No. L.5254

فون نمبر ۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے (ایک آنہ تین پائی سابقہ)

اربیع الثانی ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۰/۱۵ | ۲۱ تبوک ۱۳۴۰ ہش | ۲۱ ستمبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۱۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

نخلہ ۱۹ ستمبر بوقت ۱۰ بجے صبح

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی نعش کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دیا گیا

تدفین خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے افراد، حضورؓ کے صحابہ اور امرائے اضلاع کے ہاتھوں عمل میں آئی

ربوہ ۲۰ فروری۔ حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسد خاکی کو (جنہوں نے مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۶۱ء صبح ۸½ بجے لاہور میں وفات پائی تھی) کل مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۶۱ء صبح نو بجے نماز جنازہ کے بعد مقبرہ بہشتی میں حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار اقدس کی چار دیواری کے اندر سپرد خاک کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

جنازہ صبح ۸ بجے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید کی کوٹھی واقعہ محلہ دار الصدر غربی سے اٹھایا گیا تھا۔ جنازہ اٹھنے سے قبل ربوہ کے ہزارہا مقامی احباب کے علاوہ ملتان، لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، سانگلہ، شیخوپورہ، لائل پور، چک نمبر ۔۔۔ سرگودھا، جھنگ، چنیوٹ اور دور و نزدیک کے دیگر مقامات سے آئے ہوئے جماعت ہائے احمدیہ کے امراء صاحبان و دیگر کثیر التعداد احباب نے آخری بار حضرت نواب صاحب مرحوم رضی کا چہرہ دیکھا۔ احباب قطار در قطار جنازہ کے پاس سے چہرہ دیکھتے ہوئے گزرتے جاتے تھے۔ چہرہ دیکھنے کا سلسلہ قریباً پون گھنٹے تک جاری رہا۔

نماز جنازہ

چونکہ احباب جنازہ میں شرکت کی غرض سے ہزارہا کی تعداد میں آئے ہوئے تھے اس لئے جنازہ کی چارپائی کے ساتھ لمبے لمبے بانس باندھ دیئے گئے تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی زیر ہدایت کوٹھی کے اندرونی حصہ سے جنازہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کے افراد، صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت ہائے احمدیہ کے امراء صاحبان نیز ناظر و وکلاء صاحبان نے اٹھایا۔ بعد ازاں جب جنازہ کوٹھی کے باہر سڑک پر پہونچا تو احباب جو سڑک کے دونوں طرف دور تک کھڑے تھے جنازے کو کندھا دیا اور اس طرح ہزارہا احباب کے کندھوں پر جنازہ مقبرہ بہشتی کے احاطہ میں پہونچا۔ جہاں کھلے میدان میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ہزارہا افراد نے اکیس صفوں میں ترتیب وار کھڑے ہو کر نماز جنازہ میں شرکت کی۔

تدفین

بعد ازاں ۸½ بجے کے قریب جنازہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے مزار اقدس والی چار دیواری کے اندر لے جایا گیا۔ جہاں تابوت کو قبر میں اتارنے میں خاندان حضرت مسیح موعودؑ، صحابہ مسیح موعودؑ اور امراء صاحبان جماعت ہائے احمدیہ نے حصہ لیا۔ سوا نو بجے کے قریب قبر تیار ہونے پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے دعا کرائی۔ اس طرح ہزارہا افسردہ و غمگین دلوں اور نمناک آنکھوں کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واجب الاحترام داماد حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو اپنے دینی ذوق و شوق، والہانہ محبت و عقیدت اور قابل قدر خدمات سلسلہ کی وجہ سے جماعت میں ایک خاص مقام رکھتے تھے) کی نعش سپرد خاک کر دی گئی۔ حضرت نواب صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی قبر حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار کے بالمقابل چار دیواری کے جنوب مشرقی حصہ میں واقع ہے۔

کل حضرت نواب صاحب مرحوم کی وفات پر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر نیز ربوہ کے جملہ تعلیمی ادارے احتراماً بند رہے۔ اور جملہ کارکنان اور ادارہ جات کے ممبران سٹاف اور طلباء نے نماز جنازہ اور تدفین میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔

تعزیت

ادارۃ الفضل حضرت نواب صاحب مرحوم رضی کی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا، محترم نوابزادہ میاں عباس احمد خان صاحب اور آپ کے دیگر برادران نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب مرحوم رض کے دیگر افراد اور جماعت کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور ۔۔۔ دست بدعا ہے کہ مولا کریم حضرت نواب صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے درجات ہر آن بلند ہوتے رہیں اور خاص مقام قرب سے آپ نوازے جائیں۔ نیز اللہ تعالیٰ آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، آپ کے صاحبزادگان، جملہ صاحبزادیوں اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور دین و دنیا میں ہر طرح اور ہر لحاظ سے ان کا حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو۔ آمین اللّٰھم آمین

(حضرت نواب صاحب مرحوم رض کے مختصر حالات زندگی صفحہ ۔۔۔ پر ملاحظہ فرمائیں)

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی علالت

ربوہ ۲۰ فروری۔ کل سے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی طبیعت بہت ناساز ہے آپ کو عارضہ سینٹ فلائی فیور بیمار ہیں۔ کل ٹمپریچر ۱۰۲ تھا۔ نیز دل بھر انتڑیوں میں شدید درد کی شکایت رہی۔

احباب جماعت آپ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کریں۔

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ کراچی، سندھ و بلوچستان

مجلس انصار اللہ کراچی، سندھ و بلوچستان کا سالانہ اجتماع ۲۳-۲۴ ستمبر ۱۹۶۱ء بروز ہفتہ و اتوار بمقام احمدیہ ہال کراچی منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کی شرکت بھی متوقع ہے۔ سندھ اور بلوچستان کی جملہ مجالس انصار اللہ کے عہدیداران کو خصوصاً اور دیگر انصار کو عموماً اس اجتماع میں شریک ہو کر اس کی برکات سے مستفیض ہونا چاہیئے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۱ ستمبر ۱۹۶۱ء

حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب رضؓ

حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات نہ صرف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے لئے باعث رنج و الم ہے بلکہ بحیثیت مجموعی تمام جماعت احمدیہ کے لئے ایک نہایت سخت صدمہ ہے۔ آپ کی ذات میں وہ تمام خوبیاں مبالغہ کی حد تک پائی جاتی تھیں جو ایک سچے احمدی کی شان ہونی چاہیئے۔ آپ نہایت حلیم الطبع اور مرنجاں مرنج انسان تھے اور دوست تو دوست کسی دشمن کے ساتھ بھی سخت کلامی کے روادار نہ تھے یہ ایک ایسا وصف آپ میں تھا کہ اس کی مثال بہت ہی کم پائی جاتی ہے راقم الحروف نے آپ کو ہمیشہ ہنس مکھ اور شکر گزار پایا اور جب کبھی بھی آپ سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ آپ کے حسن خلق کا تاثر دل پر رہ گیا۔

آپ کئی سال سے دراصل بیمار چلے آتے تھے جب آپ پر ۱۹۴۹ء میں دل کی بیماری کا حملہ ہوا اور الفضل نے متواتر آپ کے لئے دعا کے اعلانات کئے اور بعد میں جب اللہ تعالےٰ نے آپ کو صحت عطا فرمائی تو ایک بار آپ موٹر پر جب گذر رہے تھے راقم الحروف کو دیکھ کر کار ٹھہرالی اور پاس بلا کر ان دعائی اعلانات کا شکریہ ادا کیا حالانکہ الفضل نے تو محض اپنا فرض ادا کیا تھا جیسا کہ ہم نے کہا ہے آپ اسی وقت سے دراصل بیمار چلے آتے تھے اگرچہ چند سال آپ کو بظاہر افاقہ ہو گیا تھا۔ مگر صحت کا وہ رنگ کبھی دوبارہ نہ آ سکا جو اس اچانک حملہ سے پہلے تھا۔

آپ نے پاکستان آ کر شروع شروع میں جماعت کی جو خدمات سر انجام دیں۔ وہ ناقابل فراموش ہیں۔ راقم الحروف دیکھتا تھا کہ آپ دن رات جماعت کی اس مصیبت میں مدد کرنے میں مصروف رہتے اور حقیقت یہ ہے کہ اس پر آشوب زمانہ میں جماعت کی تنظیم کو بدستور قائم رکھنے میں آپ کے حسن عمل اور محنت کا بہت بڑا حصہ تھا۔ افسوس ہے کہ آپ یہ خدمات زیادہ دیر تک جاری نہ رکھ سکے۔ اور آپ پر دل کی بیماری کا اچانک حملہ ہو گیا۔ جو باوجود طویل ہونے کے آخر آپ کی جان لے کر ٹلا۔

ہم اس صدمہ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ گہری ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت نواب صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور خاص مقام قرب سے نوازے اور آپ کی روح پر رحمتوں اور افضال کی بارش برسائے نیز آپ کے صاحبزادگان اور صاحبزادیوں کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو۔ آمین

معاشرتی برائیوں کا انسداد

"معاشرتی برائیوں کے انسداد" کے موضوع پر پچھلے دنوں لاہور میں ایک مذاکرہ ہوا ہے۔ اس میں ایک قرارداد اس امر کی بھی پاس ہوئی ہے کہ حکومت سے پُر زور مطالبہ کیا جائے۔ کہ ملک میں عصمت فروشی کے متعلق مثبت قدم اٹھائے جائیں۔ مذاکرہ میں اس قرارداد پر بحث کے دوران میں ان باتوں پر بھی غور کیا گیا ہے۔ جو عصمت فروشی کے فروغ کا باعث ہوتی ہیں۔ قرارداد میں معاشرتی اصلاح و بہبود سے دلچسپی رکھنے والے اداروں سے بھی اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کریں۔ اور اس کے حل کے لئے ضروری قدم اٹھائیں۔ کیونکہ عصمت فروشی نہ صرف ہمارے معاشرہ کی سب سے بڑی برائی ہے بلکہ اسلامی تعلیمات کے بھی سراسر منافی ہے۔

یہ درست ہے کہ یہ برائی دنیا میں کسی نہ کسی صورت اور کسی نہ کسی حد تک ضرور ہی چلی آئی ہے۔ اور اس کا مکمل استیصال شاید محال ہے۔ تاہم اس برائی پر فتح پانے کا ایک ہی طریق ہے۔ اور وہ طریق یہی ہے کہ عوام میں اخلاقی حس کو تیز تر کیا جائے اور اسلامی قانون کے مطابق ملکی قانون کو ڈھال جائے۔ مواخذہ کا خوف ہی خواہ دنیوی ہو یا آخروی اس قسم کے جرم سے لوگوں کو باز رکھ سکتا ہے۔ جو ایسے فطری جذبات سے تعلق رکھتا ہے جس میں جوش کے وقت انسان اندھا ہو کر حیوانی سطح پر پہونچ جاتا ہے۔

دنیا سے یہ برائی اگرچہ کبھی ختم نہیں ہوئی لیکن موجودہ مغربی تہذیب نے جو شخصی آزادی کا تصور دنیا میں پھیلا دیا ہے۔ اس کی وجہ سے یہ برائی پہلے کی نسبت بہت زیادہ پھیل گئی ہے۔ اور اب مشرقی ممالک ہی کو نہیں بلکہ مغربی ممالک کو بھی اس برائی کے انسداد کے لئے سوچنا پڑ رہا ہے۔ چنانچہ مغربی ممالک میں یہ مسئلہ حدود سے باہر ہو گیا ہے۔ اور آئے دن ایسی رپورٹیں اخبارات میں شائع ہو رہی ہیں۔ جن سے پتہ لگتا ہے۔ کہ یہ زہر تمام معاشرہ میں وبائی بیماری کی طرح پھیل چکا ہے۔ اور اس کا انسداد ناممکن نہیں تو سخت مشکل ضرور ہو گیا ہے۔

مغربی تہذیب نے جو مادہ پرستی کے زیر اثر پروان چڑھی ہے۔ معاشرہ کی چولوں کو بالکل ڈھیلا کر دیا ہے۔ اور انسانیت کی تقدیس کے جذبہ کو خطرناک طور پر ضرب پہنچائی ہے۔ اسی ذہنیت کا نتیجہ ہے کہ شخصی آزادی کے حدود کو اتنا وسیع کر دیا گیا ہے کہ اب وہ معاشرہ کے لئے سخت ضرر رساں بنتی جا رہی ہے۔ عوام کے دل میں یہ خیال مستحکم کر دیا گیا ہے کہ ہر انسان جو چاہے کر سکتا ہے۔ صرف یہ کہ وہ ملکی قانون یا دوسروں کے حقوق سے نہ ٹکراتا ہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ لوگوں نے اپنے آپ کو بالکل مادر پدر آزاد سمجھ لیا ہے۔

مغربی قانون میں اگر کوئی عورت کسی کی بیوی نہ ہو تو وہ جو چاہے اپنے جسم کے ساتھ کر سکتی ہے۔ اسی طرح مرد کو بھی اختیار ہے صرف غیر رضامندانہ حملوں کی سزا مقرر ہے۔ ظاہر ہے کہ جب انسان کو اس حد تک آزادی مل جائے تو وہ جو چاہے کرے۔ اس کو سوائے مذہب اور اخلاق کے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔ یا کچھ بری شہرت کا خوف ہوتا ہے۔ مگر آج مادی اثرات کے ماتحت نہ تو مذہب اور اخلاق کی قوت کام کر رہی ہے۔ اور نہ بری شہرت کا خوف ہی موثر ہے۔ کیونکہ جس سوسائٹی میں ایسی آزادی عام ہو جائے وہاں بری شہرت بھی ایک فیشن بن جاتی ہے۔

مغربی تہذیب کے ساتھ اور برائیوں کے ہمراہ یہ برائی بھی مشرقی معاشرہ میں تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ اور خود بھارت اور پاکستان میں بھی اب انہی اقدامات کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ جو کنواری ماؤں کے متعلق امریکہ اور یورپ میں لئے جا رہے ہیں اور اگر ہم نے اس کا انسداد ابھی سے نہ کیا تو ڈر ہے کہ ہماری حالت مغربی ممالک سے بھی بدتر ہو جائے گی۔ اس لئے چاہیئے کہ ہم مذہب اور اخلاق کے اصولوں کو جتنی جلد ہو سکے۔ یہاں از سر نو زندہ کریں اور اسلام نے جو سزائیں مقرر کی ہیں۔ ان کو اپنے قانون میں ڈھالیں۔ اور دنیا کے سامنے ایک پاک معاشرہ کا نمونہ پیش کریں۔ اس کے بغیر اس برائی کا انسداد مشکل ہے۔ کیونکہ ہم اوپر عرض کر چکے ہیں کہ انسان ایسے زبردست ہیجان کو مذہبی جذبہ کی بیداری آخرت اور دنیوی سخت سزا کے خوف کے بغیر روک نہیں سکتا۔ اور اس برائی سے خاطر خواہ حد تک معاشرہ پاک نہیں ہو سکتا۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

محترم شیخ عبد الرحیم صاحب سیالکوٹی کی وفات

انا للہ و انا الیہ راجعون

کراچی (بذریعہ تار) مکرم شیخ عبد الحفیظ صاحب مدراس والہ کے والد محترم شیخ عبد الرحیم صاحب سیالکوٹی مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۶۱ء بروز اتوار سات بجکر بیس منٹ پر سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ ہسپتال کراچی میں وفات پا گئے انا للہ و انا الیہ راجعون آپ کی عمر ۷۷ سال تھی۔ آپ جماعت احمدیہ لنڈن کے بہت سرگرم اراکین میں سے تھے۔ آپ انگلستان میں ۳۴ سال قیام کرنے کے بعد اس سال ماہ جون میں پاکستان واپس تشریف لائے تھے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ محترم شیخ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور دین و دنیا میں ہر طرح ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین (تاثیر احمدی کراچی)

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

مشکلات و مصائب کے پیچھے بھی برکتوں اور رحمتوں کے خزانے مخفی ہوتے ہیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو مشکلات پیش آئیں ان کے نتیجے میں لاتعداد نشانات اور معجزات ظاہر ہوئے

فرمودہ ۳۰ مئی ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(قسط نمبر ۴)

ہم دیکھتے ہیں کہ عام طور پر جب کسی شخص کو دشمن کی طرف سے تکلیف پہنچتی ہے تو وہ سخت سے سخت گالیاں دیتا ہے اس کے دل میں دشمن کے خلاف

انتہائی غصہ اور جوش

ہوتا ہے اور وہ کہتا ہے خدا اس کا بیڑا غرق کرے خدا اسے غارت کرے حالانکہ دوسرے کسی شخص کو اپنے دشمن کی طرف سے اتنی تکالیف پہنچنے کا امکان ہی نہیں جتنی کہ آپؐ کے دشمنوں نے آپؐ کو پہنچائی تھیں، پھر بھی دیکھا گیا ہے کہ عام طور پر لوگ اپنے دشمن کے خلاف انتقامی جذبات سے مغلوب ہو جاتے ہیں مگر آپؐ نے انتہائی دکھوں کے وقت میں جو نمونہ اخلاقی فاضلہ کا پیش کیا اس کی نظیر لانے سے دنیا تا قیامت قاصر رہے گی۔ یہ وہی دشمن تھے جو رات دن آپؐ کے قتل کے منصوبے کیا کرتے تھے یہ وہی دشمن تھے جنہوں نے آپؐ کے رشتہ داروں اور آپؐ کے صحابہؓ کو طرح طرح کی تکالیف پہنچائی تھیں یہ وہی دشمن تھے جنہوں نے آپؐ کو اپنے عزیز وطن سے ہجرت کرنے کے لئے مجبور کر دیا تھا اور یہ وہی دشمن تھے جو آپؐ کے ہجرت کر کے مدینے پہنچ جانے کے بعد بھی آپؐ کو اور دوسرے مسلمانوں کو مٹا دینا چاہتے تھے مگر آپؐ فرماتے ہیں اللھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون آپؐ بھول جاتے ہیں اس بات کو کہ یہ وہی دشمن ہیں جنہوں نے اسلام لانے والوں کو دوپہر کی تپتی ہوئی ریت پر لٹایا تھا۔

آپؐ بھول جاتے ہیں

اس بات کو کہ یہ وہی دشمن ہیں جنہوں نے آپؐ پر ایمان لانے والوں کو آہنی سلاخیں آگ میں سرخ کر کر کے داغ دیا تھا آپؐ بھول جاتے ہیں اس بات کو کہ یہ وہی دشمن ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو تین سال کے لمبے عرصہ تک شعب ابی طالب میں محصور رکھا تھا اور آپؐ بھول جاتے ہیں ان تمام مظالم کو جو ان دشمنوں کی طرف سے وقتاً فوقتاً آپؐ پر ہوتے رہے اور آپؐ نہایت درد کے ساتھ دعا کرتے ہیں کہ اللھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون اے خدا یہ مجھے پہچان نہیں سکے ورنہ یہ میرے ساتھ ایسا سلوک نہ کرتے۔ میں کہتا ہوں کہ جنگ اُحد کا:

ایک ہی واقعہ ایسا ہے

جو سنگدل سے سنگدل دشمن کی چیخیں نکال دینے کے لئے کافی ہے اور بڑے سے بڑا دشمنِ اسلام اس واقعہ کو سن کر یہ پکار اٹھنے پر مجبور ہوتا ہے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) جیسا با اخلاق انسان نہ ہوا ہے نہ ہوگا۔ انگریزی ترجمۃ القرآن کے دیباچہ میں اور مضامین کے علاوہ میں نے مختصراً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری بھی لکھی ہے جس کا انگریزی اور گورمکھی کے علاوہ ہندی میں بھی ترجمہ کیا جا رہا ہے وہ ترجمہ اصلاح کے لئے پٹنہ بھیجا گیا تو ایک ہندو پروفیسر جن کے ذریعہ وہ دیباچہ بھیجا گیا تھا ان کی چٹھی آئی کہ اسے پڑھ کر میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور چونکہ ہمیں اس سے قبل ان واقعات کا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی کا علم نہ تھا اس لئے ہم اندھیرے میں رہے اگر کتاب چھپنے میں دیر ہو تو یہ مسودہ پہلے مجھے بھجوا دیا جائے۔

پس یہ واقعہ تو گذر گیا اور اس کو گزرے سینکڑوں سال ہو گئے مگر

اس کی یاد رہتی دنیا تک قائم رہے گی

یہ کتنا شاندار نشان ہے جو جنگِ اُحد میں اللہ تعالےٰ نے دکھایا غرض

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

کتنی صحیح بات ہے یہ اتنا بڑا نشان ہے کہ ہم اس کو پیش کر کے دشمن کو منوا سکتے ہیں کہ اس واقعہ کے ساتھ تعلق رکھنے والا اخلاق فاضلہ کے کتنے اعلےٰ معیار پر قائم تھا اور اس سے دشمنی کرنا اس سے نہیں بلکہ خدا سے دشمنی کرنا ہے۔

عشاء کی اذان کے بعد حضور کچھ دیر تک السید منیر الحصنی صاحب سے عربی میں گفتگو فرماتے رہے اسکے بعد فرمایا:-

منیر الحصنی صاحب یہ ذکر کر رہے تھے کہ احمدیت کی وجہ سے مخالفت کے باوجود انکے خاندان والے اہم کاموں کے لئے انہی کو اپنا نمائندہ منتخب کرتے ہیں اور ان کے قبیلے کے لوگ ہر کام میں انہی کو آگے کرتے ہیں۔ سید منیر الحصنی صاحب تو تعلیمیافتہ آدمی ہیں ہماری جماعت میں

ایک میاں مغلا ہیں

جو بالکل ان پڑھ ہیں ان کے بچے آج کل مدرسہ احمدیہ میں پڑھتے ہیں اور وہ جھنگ کے رہنے والے ہیں انہوں نے کہیں سے احمدیت کا نام سن لیا اور چونکہ فطرت میں نیکی تھی وہ قادیان تحقیق کے لئے آئے اور بیعت کر کے واپس گھر چلے گئے جب ان کے گھر والوں کو ان کی احمدیت کے متعلق علم ہوا تو ان کو خوب مارا پیٹا گیا اور بہت سی تکلیفیں دی گئیں انکے کھانے پینے کے برتن الگ کر دئے گئے وہ علاقہ جس میں وہ رہتے ہیں چوروں کا ہے۔ اور وہاں کے لوگوں میں چوری کا اتنا رواج ہے کہ وہ اس کو شرعاً یا اخلاقاً برا فعل نہیں کہتے گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ جھنگ اور لائلپور وغیرہ کے علاقوں میں چوری کا اتنا رواج تھا کہ ایک ڈپٹی کمشنر نے ان اضلاع کے متعلق ایک رپورٹ تیار کی تھی جس میں اس نے لکھا تھا کہ ان لوگوں کے اندر چوری کی عادت اتنی زیادہ ہے کہ یہ ان کا ویسا ہی پیشہ ہو گیا ہے جیسے کہ زمینداری کا اور یہ لوگ اس کے بغیر گذارہ کر ہی نہیں سکتے اس لئے ان علاقوں میں چوری کو جرم قرار نہیں دینا چاہیئے۔ یہ فن اس حد تک بڑھا ہوا ہے کہ اس پیشہ میں بھی بڑے بڑے رؤسا اور سردار ہوتے ہیں جن کا کام چوری

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت نواب محمد علی خانصاحبؓ (والد ماجد حضرت نواب محمد عبد اللہ خانصاحبؓ) کا

ذکرِ خیر

"حبی فی اللہ نواب محمد علی خانصاحب رئیس خاندان ریاست مالیر کوٹلہ۔ یہ نواب صاحب ایک معزز خاندان کے نامی رئیس ہیں .... یہ جوان صالح خلف رشید نواب غلام محمد خان صاحب مرحوم ہے جس کا عنوان میں ہم نے نام لکھا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو ایمانی امور میں بہادر کرے اور اپنے جد شیخ بزرگوار صدر جہان کے رنگ میں لاوے۔ سردار محمد علی خانصاحب نے .... ایک شائستگی بخش تعلیم پائی جس کا اثر ان کے دماغی اور دلی قویٰ پر نمایاں ہے۔ ان کی خداداد فطرت بہت سلیم اور معتدل ہے اور باوجود عین شباب کے کسی قسم کی حدت اور تیزی اور جذبات نفسانی ان کے نزدیک آتی معلوم نہیں ہوتی۔ میں قادیان میں جب وہ ملنے کے لئے آئے تھے اور کئی دن رہے پوشیدہ نظر سے دیکھتا رہا ہوں کہ التزام ادائے نماز میں ان کو خوب اہتمام ہے اور صلحاء کی طرح توجہ اور شوق سے نماز پڑھتے ہیں اور منکرات اور مکروہات سے بکلی مجتنب ہیں۔ مجھے ایسے شخص کی خوش قسمتی پر رشک ہے جس کا ایسا صالح بیٹا ہو کہ باوجود بہم پہنچنے تمام اسباب اور وسائل غفلت اور عیاشی کے اپنے عنفوان جوانی میں ایسا پرہیزگار ہو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے بتوفیقہٖ تعالےٰ خود اپنی اصلاح پر زور دیکر رئیسوں کے بے جا طریقوں اور چلنوں سے نفرت پیدا کر لی ہے اور نہ صرف اسی قدر بلکہ جو کچھ ناجائز خیالات اور اوہام اور بے اصل بدعات شیعہ مذہب میں ملائی گئی ہیں اور جس قدر تہذیب اور صلاحیت اور پاک باطنی کے مخالف ان کا عملدرآمد ہے ان سب باتوں سے بھی اپنے نور قلب سے فیصلہ کر کے انہوں نے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔"

(ازالہ اوہام جلد دوم ص ۵۲۶)

پیشہ لوگوں میں مانا جاتا ہے کسی کو

شاہ چور کا خطاب

دیا جاتا ہے اور کسی کو شہنشاہ چور کا۔ اور جو چھوٹے چور ہوتے ہیں وہ اپنی چوریوں میں سے ان کو سا کا حصہ مقرر کرتے ہیں۔ اور جب کوئی چوری کرتے ہیں تو ان کا حصہ انکے گھروں میں پہنچانے بھی اور کہتے ہیں کہ ہم نے فلاں کی بھینس چرائی تھی اس میں آپ کا اتنا حصہ ہے۔ ہماری جماعت کے ایک دوست بھی احمدیت سے پہلے شاہ چور تھے وہ کبھی اپنے واقعات سنایا کرتے تھے کہ جب میں نے چوری چھوڑ دی تو بھی یہ حالت تھی کہ میرے گھر پر مجھے دوسرے چوروں سے حصہ ملتا رہا اور چور آ کر مجھے کہتے تھے

آپ ہمارے سردار ہیں

وہ دوست ۱۹۱۸ء میں احمدی ہوئے تھے اور اس کے بعد انہوں نے اس پیشہ کو چھوڑ کر توبہ کر لی۔ غرض میاں مغلا نے سنایا کہ ان کے بھائیوں نے کسی کے ہاں چوری کی اور کچھ جانور چرا لائے جانوروں کے مالک کھوج نکالتے ان کے گھر پہنچے اور ان کے باپ کو کہا کہ تمہارے بیٹوں نے ہمارے جانور چرائے ہیں۔ ان کے

باپ نے انکار کر دیا

تو انہوں نے کہا ہمیں تمہاری بات کا یقین نہیں آتا۔ ہاں اگر میاں مغلا کہہ دے کہ میرے بیٹوں نے چوری نہیں کی تو ہم مان جائیں گے چنانچہ میاں مغلا کا باپ ان کے پاس آیا اور کہا اب تمہارے ہی ذریعہ اس جرم سے ہم بچ سکتے ہیں۔ اس لئے تم ان سے جا کر کہہ دو کہ میرے بھائیوں نے تمہارے جانور نہیں چرائے انہوں نے کہا میں تو جھوٹ نہیں بول سکتا۔ جب میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ یہ چوری کر کے لائے ہیں تو اب میں کس طرح جھوٹ بول سکتا ہوں۔ اس پر باپ اور بھائیوں نے ان کو خوب مارا اور کہا خبردار اگر سچ بولا کیا تم اپنے بھائیوں کے ساتھ اتنی بھی ہمدردی نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا تم ان سے جا کر کہہ دو کہ مغلا تو کافر ہے۔ اس کی گواہی تم کیوں مانتے ہو۔ چنانچہ مغلا کا باپ اور بھائی جانوروں کے مالکوں کے پاس گئے اور کہا

مغلا تو کافر ہو گیا ہے

اس کی گواہی سے تم کس طرح اطمینان حاصل کر سکتے ہو۔ انہوں نے کہا ہے تو وہ کافر مگر وہ جھوٹ کبھی نہیں بولتا اس لئے ہم اسی کی گواہی لیں گے اور کسی کی گواہی پر ہمیں اعتبار نہیں ہے۔ باپ اور بھائی پھر ان کے پاس آئے اور کہا وہ تو تمہاری گواہی مانگتے ہیں۔ اس لئے ہمارے ساتھ چلو اور صفائی پیش کرو بیان کے ساتھ چلے گئے اور بھری مجلس میں کہہ دیا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے اپنے بھائیوں کو جانور لاتے دیکھا ہے۔ اس پر ان کے باپ اور بھائیوں نے انہیں خوب مارا۔ پس لوگ احمدیت کی کتنی بھی مخالفت کریں۔ جہاں کہیں کوئی خاص ذمہ داری کا کام ہوتا ہے انہی کو آگے کیا جاتا ہے یہی سلسلہ کی سچائی کا کتنا بڑا ثبوت ہے کہ مخالف بھی اس بات کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ لوگ سچ بولتے ہیں۔

الفضل ما شهدت به الاعداء

تزکیہ نفس

ماموریں کی بعثت کی ایک غرض تزکیۂ نفس بھی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یزکیهم ويعلمهم الكتاب والحكمة (الجمعہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنے کے بعد ہم پر اپنے اور اہل و عیال کے تزکیۂ نفس کی ایک عظیم ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ ماہنامہ "انصار اللہ" کے اکثر مضامین تزکیہ و تربیت نفس کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل سے مفید ثابت ہوتے ہیں۔ دوستوں کو چاہئے کہ اس کی خریداری قبول فرماتے ہوئے اپنے اہل و عیال کے لئے غیر صحت مند لٹریچر کی بجائے روحانی لحاظ سے فائدہ مند لٹریچر مہیا فرمائیں۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

حضرت نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی وفات

(از حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب)

حضرت نواب صاحبؓ کی وفات ایک بزرگ ہستی کی وفات ہے جس کے ذرہ ذرہ میں احمدیت سمائی ہوئی تھی۔ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے پر ہونے والے قسما قسم کے احسانوں اور فضلوں پر ہر آن شکر گزار رہنے والے بزرگ تھے۔ باوجودیکہ آپ نواب زادہ تھے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دامادی کو اس قدر نعمت عظمےٰ جانتے تھے کہ اس کے مقابل پر اپنی ہستی کو ادنےٰ ہستی تصور کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ تو عشق تھا ہی لیکن حضرت ام المومنین رض کے مرتبہ کو بھی بہت بڑا جانتے تھے اور آں سیدہؓ کی دعاؤں کی قبولیت کے بہت قائل تھے اور آں سیدہ کی خدمت کو باعث صد فخر جانتے تھے۔

اپنے بچوں کے شفیق باپ اپنے دوستوں کے وفادار اور شفیق دوست اور غریبوں کے ملجا و ماوی تھے۔ کسی کو ناراض دیکھنا نہیں چاہتے تھے اپنے اہل بیت کے ساتھ نہایت نیک اور معززانہ سلوک کرنے والے تھے۔ آپ کے حسن سلوک کا ہی نتیجہ ہے کہ آپ کے اہل بیت حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے آپ کی تیمارداری میں گزشتہ دس سال میں اپنی جان گھلا دی۔ اللہ تعالیٰ ہزار رحمتیں آپ پر کرے اور جوار رحمت میں جگہ دے۔

تعمیر مسجد دار الرحمت وسطی۔ ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے محلہ دار الرحمت وسطی کی مستقل مسجد کی تعمیر کا کام بہت جلد شروع کیا جا رہا ہے۔ لہذا سب اہالیان محلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اس عبادت گاہ کے مالی اخراجات میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ناظر صاحب بیت المال صدر انجمن احمدیہ سے چندہ کی فراہمی کے لئے اجازت حاصل کر لی گئی ہے۔

دار الرحمت وسطی کے جو احباب ربوہ سے باہر رہتے ہیں وہ براہ نوازش اپنے اپنے چندہ کی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد چندہ تعمیر مسجد دار الرحمت وسطی ارسال فرمائیں اور خاکسار کو بذریعہ چٹھی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

خاکسار

محمد شفیع صدر محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ ۱۷/۹/۱۱

ٹورنامنٹ

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے جو کبڈی و والی بال ٹورنامنٹ کے متعلق اعلان کیا تھا۔ اس کی تاریخیں ۲۳ اور ۲۴ ستمبر ۶۱ء (ہفتہ، اتوار) مقرر ہوئی ہیں۔ فیس داخلہ پانچ روپے ہے۔ ٹیموں کی اطلاع ۲۲ ستمبر ۶۱ء تک بنام سکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ آنی چاہیئے۔ قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ وہ اپنی ٹیمیں شامل فرما کر ٹورنامنٹ کی رونق کو دوبالا کریں۔

(سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

ضروری اطلاع

ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے مزید ٹیکس (پیشہ وارانہ ٹیکس و لائسنس فیس تجویز کی ہیں۔ مقامی احباب دفتر میں آکر ملاحظہ کر لیں۔ اور اگر کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو لکھ کر دیا جائے۔

(سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

حضرت نواب محمد عبد اللہ خانصاحب رضی اللہ عنہ

مختصر حالاتِ زندگی

(مرتبہ شیخ خورشید احمد)

حضرت نواب محمد عبد اللہ خانصاحب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابی حضرت نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ آپ کو اللہ تعالےٰ نے حضور علیہ السلام کا داماد بننے کا شرف بخشا۔ چنانچہ ۱۹۱۵ء میں آپ کی شادی حضور علیہ السلام کی چھوٹی صاحبزادی حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کیساتھ قرار پائی اور اس طرح آپ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شامل ہو کر ہمیشہ کے لئے اس مقدس خاندان کی روحانی برکات سے وابستہ ہو گئے۔ آپ نہایت متدین پرہیزگار صاف دل سادہ مزاج مخیر اور سلسلہ کے ساتھ اخلاص و محبت کا غیر معمولی تعلق رکھنے والے بزرگ تھے پارٹیشن کے بعد اللہ تعالےٰ نے عملی طور پر بھی آپ کو سلسلہ کی خاص خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آپ کو ناظر اعلےٰ کے عہدہ پر فائز فرمایا اور اس حیثیت سے آپ بڑے انہماک اور اخلاص کے ساتھ دینی خدمات بجا لاتے رہے۔

خاندانی حالات

آپ ہندوستان (مشرقی پنجاب) کی سابق ریاست مالیر کوٹلہ کے حکمران خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے والد بزرگوار حضرت نواب محمد علی خانصاحب رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ نواب صاحب ایک معزز خاندان کے خاص رئیس ہیں۔ مورث اعلےٰ نواب صاحب موصوف کے شیخ صدر جہاں ایک باخدا بزرگ تھے جو اصل باشندہ جلال آباد سروانی قوم کے پٹھان تھے ۱۴۶۹ء میں عہد سلطنت بہلول لودھی میں اپنے وطن سے اس ملک میں آئے شاہ وقت کا ان پر اس قدر اعتقاد ہو گیا کہ اپنی بیٹی کا نکاح شیخ صاحب موصوف سے کر دیا اور چند گاؤں جاگیر میں دے دئے۔ چنانچہ ایک گاؤں کی جگہ میں یہ قصبہ شیخ صاحب نے آباد کیا۔ جس کا نام مالیر ہے۔ شیخ صاحب کے پوتے بایزید خان نامی نے مالیر کے متصل قصبہ کوٹلہ کو تقریباً ۱۸۰۳ء میں آباد کیا جس کے نام سے اب یہ ریاست مشہور ہے بایزید خان کے پانچ بیٹوں میں سے ایک کا نام فیروز خان تھا۔ فیروز خان کے بیٹے کا نام شیر محمد خان اور شیر محمد خان کے بیٹے کا نام جمال خان تھا۔ جمال خان کے پانچ بیٹے تھے۔ مگر ان میں سے صرف دو بیٹے تھے جن کی نسل باقی رہی یعنی بہادر خان اور عطاء اللہ خان۔ بہادر خان کی نسل میں سے یہ جوان صالح خلف رشید نواب غلام محمد خان صاحب مرحوم تھے"۔

(ازالہ اوہام حصہ دوم)

پیدائش

حضرت نواب عبد اللہ خان صاحب یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو پیدا ہوئے۔ عجیب اتفاق ہے کہ آپ کے والد بزرگوار کی تاریخ پیدائش بھی یکم جنوری ۱۸۷۰ء ہی ہے۔ آپ کے تین اور بھائی تھے۔ یعنی عبد الرحمٰن خانصاحب عبد الرحیم خانصاحب اور عبد الرب خان صاحب۔ عبد الرحیم خانصاحب زندہ ہیں اور مالیر کوٹلہ میں رہتے ہیں باقی دونوں بھائی فوت ہو چکے ہیں۔ آپ کی ہمشیرہ محترمہ بوزینب بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کے عقد میں آئیں اور اس طرح وہ بھی اس مقدس خاندان میں شامل ہو گئیں

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیساتھ تعلق

آپ کے والد بزرگوار حضرت نواب محمد علی خانصاحب رضی اللہ عنہ کو نومبر ۱۸۹۰ء میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ قبول احمدیت کے بعد اپنے اخلاص اور تقویٰ میں آپ نے اتنی ترقی کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے متعلق تحریر فرمایا۔

"مجھے ایسے شخص کی خوش قسمتی پر رشک ہے جس کا ایسا صالح بیٹا ہو کہ باوجود بہم پہنچنے تمام اسباب اور وسائل غفلت اور عیاشی کے اپنے عنفوان جوانی میں ایسا پرہیزگار ہو"

۱۹۰۱ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریک پر آپ مستقل طور پر ہجرت کر کے قادیان تشریف لے آئے اور حضور علیہ السلام کی زیر ہدایت دینی خدمات میں مصروف ہو گئے۔ آپ نے کن پاک جذبات کے ماتحت ہجرت کی اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب آپ کے بڑے بھائی خان احسن علی خانصاحب مرحوم نے آپ کو یہ تحریک کی کہ آپ قادیان میں مستقل رہائش کو ترک کر کے مالیر کوٹلہ واپس آ جائیں تو آپ نے انہیں تحریر فرمایا۔

"میرے پیارے بزرگ بھائی! میں یہاں خدا کے لئے آیا ہوں اور میری دوستی اور محبت بھی خدا ہی کے لئے ہے۔ . . . میں اپنے امور دنیاوی سے غافل نہیں . . . پھر وہ کونسی بات ہے۔ جس کے لئے میں کوٹلہ میں ہوں اور اس برکت کو چھوڑ دوں۔ جو خداوند تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے عطا فرمائی ہے"۔

اللہ تعالےٰ نے بھی آپ کی ہجرت کو غیر معمولی طور پر نوازا اور دو برس کے بعد ۱۷ فروری ۱۹۰۸ء کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو اپنی فرزندی میں لے لیا یعنی حضور کی لخت جگر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے ساتھ آپ کا نکاح ہو گیا اور اس طرح حضرت نواب صاحب کا خاندان اس مقدس خاندان کے ساتھ وابستہ ہو گیا۔ اور اس کی روحانی برکات سے حصہ لینے لگا

حضرت نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی شادی

۱۹۱۴ء میں حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ اپنے فرزند حضرت نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کا رشتہ بھی (جو آپ کی اہلیہ اوّل محترمہ مہر النساء بیگم صاحبہ مرحومہ کے بطن سے تھے) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس خاندان میں طے پا جائے۔ چنانچہ اس سلسلے میں آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے سلسلہ جنبانی شروع فرمائی اور بالآخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے ساتھ آپ کا رشتہ طے پایا۔ مورخہ ۷ جون ۱۹۱۵ء کو مسجد اقصیٰ قادیان میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے اس نکاح کا اعلان فرمایا اور ۲۲ فروری ۱۹۱۷ء کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اس لحاظ سے آپ کی ازدواجی زندگی قریباً چوالیس برس ہوئی۔

کن پاک جذبات کے تحت یہ رشتہ ہوا

اس رشتے کے تعلق میں حضرت نواب محمد علی خانصاحب رضی اللہ عنہ نے جو خطوط اپنے بیٹے کو تحریر فرمائے ان سے نہ صرف آپ کے بلکہ آپ کے فرزند (حضرت نواب محمد عبد اللہ خانصاحب) کے بہت سے اوصاف حمیدہ پر بھی روشنی پڑتی ہے اور پتہ چلتا ہے کہ آپ نے کن پاک جذبات کے تحت یہ رشتہ کیا۔ مثلاً آپ نے اپنے بیٹے حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو تحریر فرمایا:۔

"میں چاہتا ہوں کہ تمہارا رشتہ امۃ الحفیظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صاحبزادی سے ہو اور مجھ کو اس لئے تحریک ہوئی ہے کہ اس وقت دوسرے بھائیوں کی نسبت تمہیں دین کا شوق ہے . . . . . رشتے کے بعد حضرت مسیح موعود یا اہل بیت مسیح موعود سے ہمسری اور ہم کفی کا خیال اکثر لوگ کر بیٹھتے ہیں اور اس سے ابتلاء آتا ہے . . . تعلق رشتہ کو موجب برکت و فخر سمجھنا چاہیئے اور اپنے آپ کو وہی من آنم کہ من دانم سمجھنا چاہیئے . . . . میں نے رشتہ کیا . . . برابری کا خیال بالکل دل سے نکال دیا۔ جس طرح حضرت اقدس کی عزت کرتا تھا وہی عزت و ادب بعد رشتہ رہا ہے اور جس طرح حضرت ام المومنین کا ادب اور عزت کرتا تھا اسی طرح اب مجھ کو عزت اور ادب ہے اور اس سے بڑھ کر۔ اسی طرح جس طرح اس پاک وجود کے ٹکڑوں کی میں عزت کرتا تھا ویسی اب ہے . . . اگر یہی طرز تم بھی برت سکو تو پھر اگر تمہاری منشاء ہو تو میں اس کی تحریک بعد استخارہ کروں۔ ورنہ ان پاک وجودوں کی طرف خیال لے جانا بھی گناہ ہے"۔

ایک اور خط میں آپ نے فرمایا:۔

"یہ تعلق میں صرف اس لئے چاہتا ہوں کہ تم لوگ بھی اہل بیت میں داخل ہو جاؤ اور یہ بڑی سعادت ہے مگر اگر ذرا مزلت قدم ہوا پھر دین بھی گیا پس خوب سمجھ لو"۔

یہ رشتہ اللہ تعالےٰ کے اشارہ اور منشاء سے تھا چنانچہ خود حضرت نواب محمد علی خانصاحب رضی اللہ عنہ نے

(باقی صفحہ ۸ پر)

تحریک جدید کے اعلانات

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے صدقہ جاریہ میں حصہ لینے والے مخلصین

سیدنا حضرت اقدس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

- ۷۵ - احباب جماعت احمدیہ ظفرآباد توسکا سندھ بذریعہ مکرم جناب غلام قادر صاحب — ۲۰۰
- ۷۶ - مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب ایم اے او شادی خاں ضلع اٹک — ۱۲-۵۰
- ۷۷ - ” ماسٹر عبدالواحد صاحب خانو ڈوگر ضلع شیخوپورہ — ۷-۰۰
- ۷۸ - ” سید عبدالستار صاحب شریفی بہاولپور — ۱۰-۰۰
- ۷۹ - احباب جماعت احمدیہ بدوملہی بذریعہ مکرم خواجہ غلام مصطفیٰ صاحب — ۹-۷۱
- ۸۰ - مکرم ماسٹر عبدالرحمان صاحب اتالیق تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ — ۲۰-۰۰
- ۸۱ - احباب جماعت احمدیہ قصور ضلع لاہور بذریعہ مکرم عثمان صاحب — ۵۲-۰۸
- ۸۲ - مکرم محمد الدین صاحب خادم کبیر والہ ضلع ملتان — ۵-۰۰
- ۸۳ - مکرم سرور بشیر احمد صاحب اسلامیہ پارک لاہور — ۲۵-۰۰
- ۸۴ - مکرم شیخ لطیف احمد صاحب گڑھی شاہو لاہور — ۱۰-۰۰
- ۸۵ - مکرم ایس۔ اے واحد صاحب کھلنا مشرقی پاکستان — ۸-۰۰
- ۸۶ - محترمہ نیاز بیگم صاحبہ اہلیہ کرنل محمد ابراہیم صاحب دارالصدر غربی ربوہ — ۵۰-۰۰
- ۸۷ - دوکانداران دارالرحمت وسطی ربوہ بذریعہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب رشید ربوہ — ۱۸-۳۷
- ۸۸ - حضرت مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم ربوہ — ۵-۰۰
- ۸۹ - احباب جماعت احمدیہ نرائن گنج مشرقی پاکستان بذریعہ مکرم بدرالدین احمد صاحب — ۶-۷۵
- ۹۰ - ” ” ” دارالرحمت شرقی ربوہ بذریعہ مکرم عبدالستار صاحب — ۸-۰۰
- ۹۱ - مکرم ملک نور محمد صاحب منٹگمری — ۵-۰۰
- ۹۲ - احباب جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین بذریعہ مکرم نذیر احمد صاحب — ۹-۰۰
- ۹۳ - مکرم میجر حمید احمد صاحب کلیم ربوہ — ۵۰-۰۰
- ۹۴ - ” محمد ارشد صاحب چک ۲۷ پنڈت والہ ضلع لائلپور — ۵-۰۰

هل جزاء الاحسان الا الاحسان

مرحوم محسنوں کو ایصال ثواب کی قابل قدر مثالیں

(فہرست نمبر ۲۹)

ذیل میں ان مخلصین کے اسم گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جنہوں نے اپنے مرحوم بزرگوں کو ایصال ثواب کی غرض سے تعمیر مساجد ممالک بیرون میں کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرمایا ہے۔ دیگر مخیر احباب بھی اپنے مرحوم محسنوں کی احسان شناسی کے طور پر ان کی طرف سے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ چندہ کی تحریک میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

- ۱۵۳ - مکرم شیخ ناصر احمد صاحب سیالکوٹ چھاؤنی منجانب والد ماجد شیخ نذیر احمد صاحب مرحوم — ۱۵۰-۰۰
- ۱۵۴ - مکرم رانا محمد خاں صاحب ایڈووکیٹ بہاولنگر منجانب خسر مرحوم چوہدری علی اکبر خاں صاحب — ۱۵۰-۰۰
- ۱۵۵ - محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ چاٹگام مشرقی پاکستان منجانب میاں محمد صدیق صاحب مرحوم — ۱۵۰-۰۰

کنٹریکٹر ٹھیکیدار حضرات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے کنٹریکٹر حضرات کے بارہ میں فرماتے ہیں:-

”ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو اس میں سے ایک فیصدی مسجد فنڈ میں ادا کیا کریں۔“

ہمارے ٹھیکیدار حضرات مذکورہ بالا ارشاد کے مطابق تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

وقف جدید کے اعلانات

وصولی چندہ وقف جدید ـ سال چہارم

مندرجہ ذیل مخلصین نے اپنے وعدے ادا کر دئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

- مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب رئیس قصور — ۱۰۰-۰۰
- محترمہ اصغری بیگم صاحبہ حلقہ گجر سنگھ لاہور — ۷-۰۰
- چوہدری اللہ دتا صاحب سیالکوٹ — ۶-۵۰
- حمید احمد صاحب اسلم ” — ۷-۲۵
- نذیر احمد صاحب باجوہ ” — ۲۱-۰۰
- بیگم نذیر احمد صاحب باجوہ ” — ۱۲-۰۰
- استانی امۃ الرشید صاحبہ ” — ۶-۵۰
- میاں کرم الدین صاحب عرف شریف احمد صاحب اوکاڑہ — ۲۴-۰۰
- محترمہ زیب النساء صاحبہ اہلیہ حاجی فضل الرحمٰن صاحب پراچہ سرگودہا — ۱۰-۰۰
- عبدالستار صاحب وکیل ” — ۲۰-۰۰
- چوہدری نذیر احمد صاحب ” — ۹-۰۰
- حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ” (دوسری قسط) — ۱۴-۰۰
- اہلیہ صاحبہ عبدالماجد صاحب نیلا گنبد لاہور — ۶-۲۵
- چوہدری رشید احمد ایڈووکیٹ صاحب لاہور — ۱۵-۰۰
- میاں چراغ الدین صاحب سنت نگر ” — ۱۲-۰۰
- قدرت اللہ خانصاحب نیلا گنبد ” — ۶-۵۰
- اہلیہ صاحبہ و بچگان ” ” — ۶-۵۰
- حافظ نیاز احمد صاحب کرنالی ” — ۸-۱۲
- سید عبدالسلام صاحب دفتر بیت المال ربوہ — ۶-۲۵
- جماعت کراچی — ۱۶۲-۸۷
- ” — ۱۵۶-۱۹
- ” — ۵۷-۹۳
- حلقہ سول لائن لاہور — ۱۰-۰۰
- ” ” — ۱۹-۲۵
- جماعت پشاور — ۲۲-۰۰
- لجنہ سرگودہا — ۱۲-۰۰
- ماسٹر اللہ بخش صاحب دارالنصر ربوہ — ۶-۵۰
- اہلیہ صاحبہ خواجہ محمد اکرم صاحب محمد نگر لاہور — ۶-۵۰
- والدہ صاحبہ ” — ۷-۲۵
- چوہدری سلیم احمد صاحب لائلپور — ۷-۰۰
- عبدالرشید صاحب ” — ۸-۰۰
- قریشی محمد شریف صاحب ” — ۱۰-۰۰
- شیخ جمیل احمد صاحب ” — ۸-۰۰
- محمود احمد صاحب رادھن ضلع دادو — ۱۹-۰۰
- جماعت سانگلہ ہل بلا تفصیل — ۶۸-۰۰
- جماعت چنیوٹ — ۱۴-۵۰
- چوہدری علی محمد صاحب ڈنگہ — ۶-۲۶
- ڈاکٹر عبدالکریم صاحب ملتان — ۳۰-۰۰
- اے اے خان صاحب چاٹگانگ — ۸-۰۰
- ڈاکٹر ظفر حسن صاحب از طرف اہلیہ صاحبہ مرحومہ لاہور چھاؤنی — ۱۲-۰۰
- ملک عبدالرحمٰن صاحب رئیس قصور (قسط) — ۱۰۰-۰۰
- ملک عبدالرحمٰن صاحب رئیس قصور (قسط) — ۱۰۰-۰۰

- لجنہ کراچی — ۷۶-۱۲
- جناب ایس ایس احمد صاحب کھلنا مشرقی پاکستان — ۱۵-۰۰
- جناب چوہدری عبدالحمید صاحب انجنیئر لاہور — ۷۰-۰۰
- محمد بشیر صاحب سوک کلاں ضلع گجرات — ۶-۲۵
- اہلیہ صاحبہ ” — ۶-۲۵
- والدہ صاحبہ ” — ۶-۲۵
- والد صاحب مرحوم ” — ۶-۲۵
- ڈاکٹر بشیر احمد صاحب اندرون بھاٹی گیٹ لاہور — ۱۰-۰۰
- میاں اللہ بخش صاحب محمد ابراہیم ترگڑی گوجرانوالہ — ۱۲-۰۰
- چوہدری محمد شریف صاحب پتوکی (بلا تفصیل) — ۶۷-۰۰
- جہان بیگم صاحبہ اہلیہ صوبیدار میجر محمد الدین دوالمیال — ۲۰-۰۰
- محمد انیس الرحمٰن صاحب پلیڈر باجیت پور ضلع میمن سنگھ — ۱۲-۰۰
- چوہدری محمد اسحاق صاحب بھکر — ۷-۰۰
- خلیل الرحمٰن صاحب کرورا مشرقی پاکستان — ۱۵-۰۰
- محمد اسماعیل صاحب روڈا ضلع لائلپور — ۱۰-۰۰
- فیض اللہ خانصاحب چک ۶۲ ” — ۷-۵۸
- ملک منظور احمد صاحب وزیرآباد — ۱۵-۰۰
- اہلیہ صاحبہ ” — ۷-۰۰
- جمعدار نعمت اللہ صاحب مانسہرہ — ۱۵-۰۰
- بچگان محمد شفیع سلیم چوہدری واہ کینٹ — ۱۲-۱۲
- بابو محمد حنیف صاحب بہاولنگر — ۶-۲۵
- محمود احمد صاحب راجو چک ۹ سرگودہا — ۱۲-۱۹
- اور میر ارشاد اللہ صاحب فورٹ منرو — ۱۰-۰۰
- ملک مراد ولد عمر صاحب مجوکہ — ۶-۵۰
- ملک عبداللہ ولد عمر صاحب ” — ۶-۲۵
- میاں لال دین صاحب معہ اہل و عیال کالرہ دیوان سنگھ — ۱۰-۰۰
- صوبیدار عزیز الدین صاحب ” — ۶-۵۰
- محترمہ بیگم بی بی صاحبہ ” — ۸-۵۰
- محترمہ اہلیہ صاحبہ ملک عبدالمجید صاحب رضا نوکی — ۱۲-۰۰
- مولوی عبدالغنی صاحب چک ۱۲۷ لائلپور — ۶-۲۵
- چوہدری عبدالسلام صاحب ” — ۶-۲۵
- چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ” — ۶-۲۵
- چوہدری ظہور احمد صاحب ” — ۶-۲۵
- چوہدری رفیق احمد ” ” — ۷-۰۰
- چوہدری فضل احمد صاحب کنجاہ — ۷-۰۰
- منشی نذیر احمد صاحب ” — ۷-۰۰
- ” محمد الدین صاحب ” — ۷-۰۰

(ناظم مال وقف جدید)

PAKISTAN POST OFFICE SAVINGS CERTIFICATE
NOT TRANSFERABLE EXCEPT WITH THE PERMISSION OF THE HEAD POST-MASTER
10 YEARS
NATIONAL DEVELOPMENT SAVINGS CERTIFICATE
۶ فیصد منافع
نفع پر انکم ٹیکس معاف
بچت کا کوئی بدل نہیں
حکومت خود ضامن ہے
نقصان کا کوئی اندیشہ نہیں
روپیہ بچانے اور نفع کمانے کا بہترین ذریعہ
سیونگ سرٹیفکیٹ
حکومت نے سیونگ سرٹیفکیٹ پر دس سال تک ۶ فیصدی کی غیر معمولی شرح منافع رکھی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ روپیہ بچائیں اور نفع کمائیں۔
اس بچت اور منافع سے آپ کو اور آپ کے اہل وعیال کو فائدہ پہنچے گا۔ نیز افراد کی ایسی ہی بچتوں سے قومی سرمائے کی تعمیر بھی ہوتی ہے اور یہی سرمایہ بڑے بڑے ترقیاتی منصوبوں کو بروئے کار لاتا ہے۔
مزید تفصیلات نزدیک ترین ڈاکخانے سے حاصل کیجئے
DFP/22 - manhattan
قبر کے عذاب سے بچو! ★ مفت کارڈ آنے پر ★
عبداللہ الہ دین
سکندر آباد — دکن

حضرت نواب محمد عبد اللہ خانصاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(بقیہ صفحہ ۵)

اہم کڑی کی حیثیت حاصل ہوئی۔

علالت

حضرت نواب صاحب مرحوم بحیثیت ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ اہم دینی خدمات میں معروف تھے کہ ۱۰ فروری ۱۹۴۹ء کو آپ پر لاہور میں دل کی بیماری کا شدید حملہ ہوا جسکے ساتھ تشنج کے دورے بھی پڑنے شروع ہو گئے۔ ٹیکوں اور علاج معالجہ سے حالت آہستہ آہستہ کچھ سنبھل تو گئی لیکن اس بیماری کے بعد آپ مستقل طور پر صاحب فراش ہو گئے۔ ۵ سال کے بعد آپ تھوڑا آہستہ چلنے پھرنے تو لگ گئے لیکن پوری طرح پھر کبھی آرام نہ آیا۔ اس سال پھر بیماری کے بعض عوارض عود کر آئے دل کی کمزوری کی وجہ سے دل و جگر بڑھ گیا۔ معدہ کی حالت بھی درست نہ رہی۔ اگست ۱۹۶۱ء میں تکلیف زیادہ ہو گئی ہر ممکن علاج معالجہ کیا گیا۔ حالت زیادہ تشویشناک ہونے پر ربوہ سے محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب بھی لاہور تشریف لے گئے اور علاج تجویز فرماتے رہے لیکن کوئی دوا کارگر نہ ہوئی اور آخر اللہ تعالیٰ کی تقدیر پوری ہوئی اور آپ ۱۸ ستمبر بروز دوشنبہ صبح ساڑھے آٹھ بجے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بیماری کے ساڑھے بارہ سال طویل عرصہ میں آپ کی زوجۂ محترمہ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے شب و روز آپ کی تیمارداری کیلئے اپنے تئیں وقف رکھا اور اس طرح غیر معمولی توجہ اور انہماک سے خدمت کا حق ادا کیا جزاہا اللہ خیراً۔

عمر

آپ یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو پیدا ہوئے تھے اس لحاظ سے آپ کی عمر قریباً ۶۶ سال (۶۵ سال ۹ ماہ) بنتی ہے اور عجیب بات ہے کہ اتنی ہی عمر کی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اطلاع دی تھی چنانچہ ۱۰ اگست ۱۹۶۱ء کے الفضل میں آپ کا جو نوٹ اپنی علالت اور تحریک دعا کے متعلق شائع ہوا ہے اس میں آپ نے تحریر فرمایا تھا:

"چار یا پانچ سال کا عرصہ ہوا ہے جبکہ میں کافی بیمار تھا میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص مجھے کہتا ہے کہ تمہاری عمر ۶۶ سال کی ہوگی کچھ فاصلہ پر حضرت والد صاحب نواب محمد علی خانصاحب رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں وہ مجھ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا کہتا ہے میں نے عرض کی کہ کہتا ہے کہ میری عمر ۶۶ سال ہوگی اس پر آپ فرماتے ہیں کہاں ۶۶ سال کی تو ہو ہی جائے گی۔"

چنانچہ عین اسکے مطابق آپ نے قریباً ۶۶ سال کی عمر میں وفات پائی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت نواب صاحب کو بلند سے بلند درجات سے نوازے اور حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور ان کی اولاد کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین +

تحریر فرمایا کہ

"حضرت ام المومنین کو رؤیا ہوئی ہے کہ عبد اللہ کا رشتہ حفیظ سے ہو جائے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس رشتہ کو پسند فرمایا اور حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب رحمہ اللہ کے متعلق تحریر فرمایا کہ

"عزیز عبد اللہ خان نہایت نیک اور صالح نوجوان ہیں۔"

(از اصحاب احمد سوانح حضرت نواب محمد علی خانصاحب مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب قادیان)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ رشتہ بہت بابرکت ثابت ہوا جہاں حضرت نواب محمد علی خانصاحب رضی اللہ عنہ کے باقی دونوں فرزند (نواب عبد الرحمن صاحب اور نواب عبد الرحیم صاحب) اولاد سے محروم رہے وہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو کثرت سے اولاد بخشی اور اس طرح آپ کے ذریعے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی جو آپ نے اپنی ذریت طیبہ کے متعلق فرمائی تھی کہ ؎

کبھی ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد

اولاد

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین لڑکے دئے اور چھ لڑکیاں عطا فرمائیں جن کے نام یہ ہیں:-

(۱) میاں عباس احمد خانصاحب (۲) میاں شاہد احمد خانصاحب (۳) میاں مصطفےٰ احمد خانصاحب (۴) صاحبزادی طیبہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب (۵) صاحبزادی طاہرہ بیگم صاحبہ (اہلیہ صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب) (۶) صاحبزادی زکیہ بیگم صاحبہ (اہلیہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب) (۷) صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مرزا مجید احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ) (۸) صاحبزادی شاہدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا انیس احمد صاحب ابن صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب۔

مندرجہ بالا تفصیل سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف آپ کو بکثرت اولاد بخشی بلکہ آگے اس اولاد کے رشتے بھی خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ہوئے۔ گویا حضرت نواب صاحب مرحوم کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ان ہر دو خاندانوں میں اور زیادہ مضبوط اور گہرے تعلقات قائم کر دئے اور حضرت نواب صاحب مرحوم کو ان تعلقات کے قیام میں ایک

درخواست دعا:- میری لڑکی عزیزہ سلمیٰ خاتون چار پانچ ماہ سے معدے اور انتڑیوں کی خرابی کی وجہ سے بہت بیمار ہے باوجود علاج کے افاقہ کی صورت پیدا نہیں ہو رہی بلکہ دن بدن تکلیف بڑھ رہی ہے۔

میں جملہ احباب جماعت اور خاص طور پر صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان سے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ بچی کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے شافی مطلق کے حضور خاص توجہ کے ساتھ دعائیں کر کے خاکسار کو ممنون فرمائیں۔

(مسعود احمد دہلوی ربوہ)